شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن اوراق

تذکرۂ امیرِ اہلسنّت

قسط (1)

مبارک ہستیاں ص 1 — یادگارِ سلف شخصیت ص 5
مسلم کی پُرسوز دعا ص 14 — نسبت کی بہار ص 23
تعلیم و دینی خدمات ص 30 — امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک فتویٰ ص 34
سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سلام و پیغام عطار کے نام ص 37

پیش کش: شعبہ امیرِ اہلسنّت
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **''تذکرۂ اِمام احمد رضا''** کے صفحہ 1 پر نقل کرتے ہیں: رَحمتِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم، رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے۔ ''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (القولُ البدیع ص ۱۱۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مُبارَک ہستیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلام ایسا سچا اور کامل دین ہے جو قِیامت تک کے لئے قابلِ عَمَل ہے۔ جب بھی اس کے نام لیواؤں پر آزمائش کی آندھیاں چلیں، نئے نئے **فتنے** ظاہر ہوئے اور **گمراہی** کے بادل چھانے کے ساتھ ساتھ **بے راہ رَوی**

اپنی بجلیاں گرانے لگی، **بَدعقیدگی** کی دعوت عام ہونے کے باعث لوگ نیکی کے راستے سے دُور ہونے لگےتو **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت نے دینِ اسلام میں پیدا ہونے والے اس بگاڑ کوختم کرنے اور **اپنے مَحبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کو زندہ کرنے کیلئے ہَر ہَر دور میں اس اُمَّتِ مَرحومہ کوایسی ہستیاں عطا فرمائیں، جوعِلْم وعَمَل اورتقویٰ و پرہیزگاری کے انوار سے منوّر ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں **انقلاب برپا کرنے کی مجاہِدانہ صِفات سے بھی آراستہ تھیں۔**

جب معاشرہ ان کی تجدیدی کوششوں کے خوشبودار مَدَنی پھولوں سے معطّر ہونا شروع ہواتو فتنے دُور ہونا شروع ہوگئے اور گمراہی کے بادل چھٹنے لگے، بے راہ روی کی طوفانی شدت میں کمی آگئی، بےعملی کے سیلاب کا زور ٹوٹنے لگااور شجرِ اسلام پھر سے سرسبز وشاداب ہوکر لہلہا اُٹھا۔ ہرطرف سنّتوں کی بہار آگئی، رُوحانیت کے **پھول** کِھل اُٹھے، علم کے **چشمے** پھوٹ نکلے، عمل کے **دریا** بہنے لگےاور عاشقانِ رسول، گلستانِ اسلام کے مہکتے پھول **"اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح"** کے مقدس جذبے کے تحت سنّتوں کی خوشبو ہَر سُو پھیلانے لگے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِحیائے سنّت وبَقائے اسلام کے لیے انقلابی جِد وجَہد کرنے والی ایسی شخصیات ہر صدی میں اپنا فَیضان عام کرتی ہیں جیسا کہ **حضرت** سیدنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور** **صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے،** ''اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا ترجمہ: **بے شک اللہ تعالٰی اس امت کے لیے** ہر صدی (سوسال) کے سِرے پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس **دین کی تجدید** کرے گا۔

(سنن ابو داؤد، الحدیث ۴۲۹۱ ج۴ ص۱۴۸)

شیخ الاسلام بدرُ الدین اَبدال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، ''عُموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ صدی کے خَتْم ہوتے ہوتے علمائے امّت بھی خَتْم ہوجاتے ہیں۔ دینی باتیں مٹنے لگتی ہیں، بدمذہبی اور بِدْعت ظاہر ہوتی ہے، **اس واسطے دین کی تجدید کی ضَرورت پڑتی ہے۔** اس وقت اللہ تعالٰی ایسے عالم کو ظاہر کرتا ہے جو ان خرابیوں کو دور کردیتا ہے اور ان برائیوں کو سب کے سامنے علی الاعلان بیان کرکے دین کو ازسرِ نو نیا کردیتا ہے۔ وہ سَلَف صالحین کا بہتر عِوَض، خیر الخلف، نعم البدل ہوتا ہے'' (رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذھب الاشعریۃ بحوالہ حیات اعلی حضرت ج۳ ص۱۲۶)

تجدیدِ دین کا معنی بیان کرتے ہوئے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ الْعُلَماء، حضرت علامہ **محمد ظفر الدین بہاری** علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں: ''تجدید کے معنٰی یہ ہیں کہ ان میں ایک صفت یا صفتیں ایسی پائی جائیں، جن سے امّت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتسلیم کو دینی فائدہ ہو۔ جیسے تعلیم وتدریس، وعظ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، لوگوں سے مکروہات کا دفع، اَہلِ حق کی اِمداد۔'' (حیات اعلی حضرت، ج ۳، ص ۱۲۴)

سَلَف صالِحین کے مَدَنی کام کا انداز

اگر ہم اپنے اَکابرین کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ نیکی کی دعوت عام کرنے والے اکثر بزرگانِ دین کا طریقہ یہی رہا کہ انہوں نے اپنی **حکمت وفِراست** اوراجتماعی وانفرادی کوشش کے ذریعے گناہوں بھری زندگی گزارنے والے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا فرمادیا۔ جس کی بَرَکت سے وہ لوگ گناہوں سے تائب ہوکر نہ صرف فرائض وواجبات کی پابندی کرنے لگے بلکہ مستحب اعمال کے بھی عادی ہوگئے اور اُن **اولیاء کرام** کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کے بعد رُوحانی تربیت کے مراحل طے کرنے لگے۔

اِن بُزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المُبین نے پوری لگن کے ساتھ اِن عاشقانِ رسول کی

تربیت فرمائی۔ پھر انہی میں سے کسی کو اپنی **خلافت** تو کسی کو **وکالت** سے نوازا اور حسبِ مراتب دینی ذمہ داری کا مَدَنی تاج پہنا کر ہدایت کی کہ جاؤ اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرو اور اپنی اصلاح کے ساتھ اجتماعی وانفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچاتے ہوئے اصلاحِ اُمّت کے مقدس کام میں مصروف ہو جاؤ۔

یادگارِ سَلَف شخصیت

اِس پُر فِتن دور (یعنی پندرھویں صدی ہجری) میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، T.V اور V.C.R کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی تھی، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے تھے، غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو بگاڑنے کی ناپاک سازشیں کر چکی تھیں، مساجد کا تقدُّس پامال کیا جا رہا تھا، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا تھا، ہر دوسرا گھر سینما گھر بنتا چلا جا رہا تھا، مسلمان موسیقی، شراب اور جوئے کا عادی ہو کر تیزی کے ساتھ بداخلاقی کے عمیق گڑھے میں گرتا جا رہا تھا، گلشنِ اسلام میں خَزاں ڈیرہ

ڈالے بیٹھی تھی، اِن نازُک حالات میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ایک **''ولیِ کامل''** کواُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے منتخب فرمایا، **جنہیں دنیا ''امیرِ اَہلسنّت''** (دامت برکاتہم العالیہ) **کے نام سے پکارتی ہے۔**

قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کوعَمَلی طور پر سنتیں اپنانے کی طرف راغب کرنا شروع کردیا، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے **''دعوتِ اسلامی''** جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کے مَدَنی کام کا آغاز فرمادیا۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ دور دراز کا سفر کرتے، دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ **بیانات** کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں حتی کہ **پیدل سفر** کر کے بھی مسجد مسجد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے، آپ کے کھانے کا **Tiffen** ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا اور پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سُوال نہ کرنا پڑجائے، مریضوں کی **عِیادت** کرتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے

غسل دیتے اور **کفن** پہناتے، **نمازِ جنازہ کی** امامت فرماتے اور غمی وخوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی **دِلجُوئی** فرماتے کہ **وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے۔**

فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادتوں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ ، عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ، جذبہ احیاءِ سنّت ،عفو ودرگزر ،صبر وشکر، عاجزی وانکساری، اخلاص وتقوی ،حسنِ اخلاق، جود وسخا ،عبادت وریاضت ، دنیا سے بے رغبتی ،حفاظتِ ایمان کی فکر ،فروغِ علمِ دین وتبلیغِ دین **بالخصوص خدمتِ مسلکِ اَہلسنّت** ،محبوبانِ بارگاہ الٰہی خصوصاً اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت الشاہ امام **اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے انتہائی محبت وعقیدت، لوگوں سے ہمدردی وخیر خواہی کا ذہن ،تمام معاملات (مثلاً خرید وفروخت، نکاح وغیرہ) حتی کہ علاج ومعالجہ کے بارے میں بھی لوگوں کی رہنمائی وغیرہ جیسی صفات نے **آپ** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ **کو کروڑوں مسلمانوں کی دلوں کی دھڑکن بنادیا۔**

دولت مندوں اور اربابِ اقتدار شخصیات سے بے نیازی نے آپ کو

مزید ممتاز کر دیا، اَہلِ ثَروَت، مال و دولت کے انبار آپ کی ذات کے لئے پیش کرتے مگر آپ منع فرما دیتے، آپ کے کردار کی بلندیوں سے متأثر ہو کر لاکھوں لاکھ مسلمان آپ کے ہاتھوں بَیْعَت کر کے حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر پیرانِ پیر شیخ **عبدالقادر جیلانی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

عظیم انقلاب

امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی احساسِ ذِمّہ داری اور تقویٰ و پرہیزگاری کی بَرَکتیں **''دعوتِ اسلامی''** سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہوئیں، جنہوں نے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سنتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کو گناہوں سے **توبہ** کی توفیق ملی اور وہ تائب ہو کر صلوٰۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے **نمازی** بلکہ مسجدوں کے امام بن گئے، بدنگاہی کرنے والے **نگاہیں نیچی** رکھنے کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت پانے لگے، زرق برق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں

بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ **مَدَنی برقع** ان کے لباس کا حصہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے، جس کی حَرَکتوں کی وجہ سے کبھی پورا مَحلّہ بیزار تھا وہ سارے عَلاقے کی **آنکھ کا تارا** بن گیا، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت وآبرو کی **حفاظت** کرنے لگے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے **عاجزی** کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کو ترقی کی دعائیں دینے لگے، گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کے **کیسٹ** سننے کے عادی ہوگئے، فحش کلامی کرنے والے **نعتِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھنے اور جُھومنے لگے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے **کعبۂ مُشَرَّفہ و گنبدِ خضرٰی** کی زیارت کے لیے بے قرار رہنے لگے، مال کی محبت میں گرفتار رہنے والے **فکرِ آخرت** کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، شراب پینے والے عشقِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جام پینے لگے، فضولیات میں وقت برباد کرنے والے اپنا وقت عبادت میں گزارنے لگے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شائق **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ وعُلَمائے اہلسنّت دامت فیوضھم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی عاشقانِ رسول کے

ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے، ''کھاؤ پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ'' **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** '' **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا یہ فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ کفر کے اندھیرے میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُو رِ اسلام نصیب ہوا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی اصلاح اور کفّار کے قبولِ اسلام کی روح پرور مَدَنی بہاریں وقتاً فوقتاً موصول ہوتی رہتی ہیں۔اس سلسلے میں 5 سچی ایمان افروز حکایات ملاحظہ کیجئے۔

﴿1﴾ قادیانی پروفیسر کی توبہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں غالباً 2003ء میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا

بیان سن کر دل کی دُنیا زیروزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، ''اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے بلاتاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً **توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے** اور جتنے مسلمانوں کو (معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ) مرتد کیا ہے انہیں **مسلمان** بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔''

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ جب یہ جوابی مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ دامت برکاتہم العالیہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اُن پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے بیان سننے کی برکت سے بالآخر اُن کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوگئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(2) امیرِ اَہلسنّت مدظلہ العالی کی اِشاروں کی زبان میں اِنفِرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اَوائل کی بات ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ باب المدینہ کراچی کے علاقہ کھارادر میں چنداسلامی بھائیوں کے ہمراہ نیکی کی دعوت دینے کیلئے ایک گلی میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی نظر ایک ہوٹل کے اندر بیٹھے ہوئے چند **گونگے بہرے** اسلامی بھائیوں پر پڑی۔ وہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ اشاروں میں گفتگو بھی کر رہے تھے۔ آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے ہوٹل میں داخل ہوکر انہیں اشاروں کی زبان میں نماز کی دعوت پیش کی اور اپنے ساتھ مسجد چلنے کی ترغیب دلائی۔ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے اشاروں کے ذریعے ٹال مٹول کی۔ مگر آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے **انفرادی کوشش** جاری رکھی اور انہیں اشاروں کے ذریعے نماز قضاء کرنے کی وعیدوں اور عذابات کے بارے میں بتایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی پُرخلوص دعوت کی بَرَکت سے وہ **گونگے بہرے** اسلامی بھائی آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے ساتھ مسجد چلنے کیلئے تیّار ہوگئے۔ وہاں نماز کے بعد آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے سنّتوں بھرا

بیان فرمایا جس میں دعوتِ اسلامی کے تین روزہ **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت بھی پیش کی۔ بیان کے بعد جب **گونگے بہرے** اسلامی بھائیوں نے امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ سے ملاقات کی تو آپ نے اُن پر بڑی شفقت فرمائی اور انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے اجتماع میں شرکت کی نیّت کا نہ صرف اِظہار کیا بلکہ اُن میں سے دو اسلامی بھائیوں نے **اجتماع میں شرکت** بھی کی اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ سے مرید ہوکر **''عطاری''** بھی بن گئے۔

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی اِشاروں کی زبان میں اِنْفِرادی کوشش کی برکت سے گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی کام** کی ابتدا ہوئی اور ایک مجلس بنام **''مجلس خصوصی اسلامی بھائی''** کاقِیام عمل میں آیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی اِنْفِرادی کوشش کی برکتیں دیکھتے ہی دیکھتے نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونِ ممالک گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں تک جاپہنچیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ میں کیسے مسلمان ہوا؟

دہلی (ھند) کے علاقہ سیلم پور کے مقیم 22 سالہ نومسلم نوجوان کے قبولِ اسلام کا ایمان افروز واقعہ اُنہی کی زبانی سنئے۔اُن کا کہنا کچھ یوں ہے: میں ایک غیر مسلم خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔میرے والد کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ اس سلسلے میں انہوں نے مجھے **1994ء** میں اپنے ڈاکٹر دوست کے کلینک بھیج دیا۔ وہ غیر مسلم ڈاکٹر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کرتا تھا کہ ان کے ہاتھوں سے چھوئی ہوئی چیز کھانا یا پینا گوارا نہ کرتا۔میری بھی یہی عادت بن گئی کہ سارا دن پیاسا رہتا مگر مسلمانوں کے ہاتھ سے پانی نہ پیتا۔کئی سال یونہی گزر گئے۔ایک روز سبز عمامے میں ملبوس ایک اسلامی بھائی آنکھوں کے آپریشن کے لئے وہاں آئے۔ان کی زبان و نگاہ کی حفاظت کا انداز اور حُسنِ اخلاق دیکھ کر رفتہ رفتہ میں ان کے قریب ہونے لگا اور میری ان سے دوستی ہوگئی۔ وہ مجھ پر وقتاً فوقتاً انفرادی کوشش کرتے رہتے۔ کچھ دنوں بعد وہ اسپتال سے چلے گئے مگر میرا اُن سے رابطہ رہا اور میں اُن کے پاس آتا جاتا رہا۔

اُن کے پاس ایک ضخیم کتاب تھی جس کا نام **''فیضانِ سنت''** تھا، جب وہ اُس کا درس دیتے تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے بھی درس میں شرکت کی

دعوت پیش کرتے ، میں سننے بیٹھ جاتا۔ **فیضانِ سنت** کے درس کی بَرَکت سے کچھ ہی دنوں میں دل **مذہبِ اسلام** کیلئے نفرت کے بجائے محبت محسوس کرنے لگا۔اب میں مسلمانوں کے ساتھ کھا پی بھی لیتا اور مساجد و اذان کا احترام کرتا۔**2004ء** میں ایک روز شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا رسالہ **''غسل کا طریقہ''** پڑھا مگر صحیح طریقے سے سمجھ نہ سکا۔ان اسلامی بھائی سے پوچھا تو انہوں نے مجھے رسالے کی مدد سے تفصیلاً طہارت کے مسائل سمجھائے اور فرمایا کہ **حقیقی پاکی بغیر مسلمان ہوئے حاصل نہیں کی جاسکتی**۔وہ وقت میری سعادتوں کی بلندیوں کا تھا، اُن کے الفاظ نے میری زندگی کا رُخ تبدیل کردیا، میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر **''کلمہ طیبہ'' پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا**۔کفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور میرا دل نورِ اسلام سے جگمگانے لگا۔

میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگا اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ سے بذریعہ مکتوب سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخل ہوکر **''عطاری''** بھی بن گیا اور باجماعت نمازیں پڑھنے لگا، مگر کبھی کبھی شیطان **مذہبِ اسلام** کے لئے

وسوسے ڈالتا تھا۔ایک روز **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا رسالہ **''بُڑھاپُجاری''** پڑھا تو اِن تمام وسوسوں کی جڑ سے کاٹ ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 18 جولائی 2005ء کو عاشقانِ رسول کے ہمراہ **مدنی قافلے** میں سفر کی سعادت ملی۔اس سے پہلے میں ذرا ذرا سی بات پر گھر والوں سے ناراض ہو جاتا، کھانا مزاج کے خلاف ملتا تو خوب شور مچاتا۔مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے یہ عادت بھی نکل گئی۔گھر والے میری اس تبدیلی پر حیران تھے اور مذہبِ اسلام سے متاثر ہو رہے تھے۔میں **داڑھی شریف** کی سنت اپنانے کے ساتھ ساتھ سر پر **سبز عمامہ** بھی باندھنے لگا مگر گھر جاتے وقت اُتار لیتا۔

چند دنوں بعد لوگوں نے گھر والوں سے میرے خلاف شکایات کرنا شروع کر دیں جس پر گھر میں سختی ہونے لگی، مجھے بات بات پر ٹوکا جاتا بلکہ مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔میں نے تنگ آ کر گھر چھوڑ دیا مگر کچھ ہی روز بعد بھائی وغیرہ نے بہانے سے بلوایا اور زبردستی نائی (حجام) کے پاس پکڑ کر لے گئے۔جب میں نے اُسے بتایا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو وہ ڈر گیا اور داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیا۔میرے گھر والے بھی داڑھی کاٹنے سے ڈر رہے تھے مگر افسوس کہ علمِ دین سے بے بہرہ ایک مسلمان نے گھر والوں سے کہا: ''داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے،

ہمیں دیکھو! لاکھوں مسلمان کہاں داڑھی رکھتے ہیں؟'' اسی بنیاد پر گھر والوں نے سوتے میں بلیڈ سے میری داڑھی مونڈنا شروع کردی۔ میرا چہرہ لہولہان ہوگیا، میں رو رو کر انہیں اس کام سے باز رہنے کی التجائیں کرتا رہا مگر انہوں نے میری ایک نہ سُنی اور داڑھی مونڈ کر ہی دم لیا۔ چہرے سے بہنے والا لہو میرے آنسوؤں میں شامل ہوگیا۔ کفر کی تاریکی میں گِھرے ہوئے گھر والوں کو یہ بھی احساس نہ رہا کہ میں بھی اِسی گھر میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا ہوں۔ انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مجھے ایک کمرے میں قید کردیا۔ تن کے کپڑوں کے علاوہ میرے پاس کوئی لباس نہ تھا۔ میری نگرانی کی جاتی مگر میں کسی نہ کسی طرح چھپ کر **نمازیں** ادا کرتا۔ نیند کی قربانی دے کر بھی اپنا **وُضُو** قائم رکھتا تاکہ موقع ملنے پر فرائض و واجبات ادا کرسکوں۔ میرا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا نہ مجھے کوئی ہمدرد دکھائی دیتا جسے میں اپنی بپتا (یعنی دُکھ) بتاتا۔ تقریباً 2 ماہ اسی طرح گزر گئے یہاں تک کہ رمضان المبارَک کا مقدس مہینہ تشریف لے آیا۔ آزمائشوں کی اِن راتوں میں کون مجھے سحری فراہم کرتا مگر رمضان کا روزہ چھوڑنا مجھے گوارا نہ ہوا چنانچہ میں نے بِغیر سَحری **روزہ** رکھ لیا۔ شام تک جب میں نے کھانا نہیں کھایا تو گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ وہ جمع ہو کر آئے اور کھانا کھانے کیلئے زور دینے لگے۔ میں نے کہا: ''رکھ دو میں کھالوں گا۔'' ان کے جانے کے بعد میں

نے مزید اصرار سے بچنے کے لئے سالن اِدھر اُدھر کر دیا اور روٹیاں جیب میں ڈال لیں مگر گھر والوں کو کسی طرح شک ہو گیا اور انہوں نے زبردستی مجھے کھانا کھلایا۔ میں دل ہی دل میں کڑھتا رہا مگر مجبور تھا۔ یوں میں پانچ روزے نہ رکھ سکا۔

پھر میں نے کچھ اس قسم کی گول مول باتیں کیں کہ گھر والوں نے مجھے آزادی دے دی اور میں دوبارہ کلینک جانے لگا۔ میں بغیر سحری روزے کی نیت کر لیتا اور بظاہر دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتا مگر شام کے وقت اس سے افطاری کرتا۔ اسی دوران میں نے اسلام قبول کرنے کے متعلق قانونی کاغذات بھی مکمل کروالئے مگر گھر والوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔ میں گھر والوں سے چھپ کر جس مسجد میں نماز ادا کرنے جاتا وہاں کی انتظامیہ نے مجبوراً منع کر دیا کہ آپ یہاں نہ آیا کریں، کہیں فساد نہ ہو جائے۔ میرا دل تو بہت دُکھا کہ میں مسلمان ہوتے ہوئے بھی حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا ہوں مگر بے بس و لاچار تھا کیا کرتا؟ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز وہاں سے بہت دُور تھا اور میں نے انہیں خود سے رابطہ کرنے سے بھی منع کر رکھا تھا۔

مسلسل پریشانیوں نے میرے اعصاب شل کر دیئے تھے۔ مجھے کوئی ایسا ہمدرد اور غمگسار چاہیئے تھا جس کے کندھے پر سر رکھ کر چند اَشک بہالُوں مگر آہ! میں

بالکل تنہا تھا۔ایسے وقت میں مجھے نماز پڑھنے میں بڑا سکون اور حوصلہ ملتا تھا۔ میری زبان پر **دُرُود شریف** جاری رہتا ۔اب میں نے ہمت کر کے 3 کلومیٹر دُور ''جَنتا کالونی'' کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جانا شروع کردیا۔گھر والے ایک بار پھر نرم پڑ چکے تھے۔ایک روز محلے کے کسی مسلمان نے پھر گھر والوں کا ذہن خراب کرنے کی کوشش کی کہ''ہم بھی مسلمان ہیں ہم کون سی نمازیں پڑھتے ہیں؟ جمعہ یا عید کی نماز پڑھ لی بس کافی ہے! تمہارا بیٹا ضرور کسی جن کو قابو کرنے کا عمل کررہا ہے، یہ پاگل ہوجائے گا تو پتا چلے گا۔''اس کی باتیں سن کر گھر والے ڈر گئے اور پھر سے سختی کرنا شروع کردی حتی کہ میرے ہونٹ ہلانے پر بھی پابندی لگادی گئی ۔گھر والے مجھے پکڑ کر ایک عامل کے پاس لے گئے ۔اس نے بھی کہہ دیا کہ مجھ پر اثرات ہیں۔

ان حالات سے میں بہت دلبر داشتہ ہوا اور شاید دوبارہ کفر کے اندھیروں میں کھوجاتا مگر ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم کہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے سنائے ہوئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ پر ہونے والے **مظالم کی داستان** سن رکھی تھی ،ان مظالم کے سامنے میری تکالیف کچھ بھی نہیں تھیں، اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آزمائشوں کو یاد کر کے میرا ایمان اور مضبوط ہوجاتا۔

ایک روز میں چھپ کر **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ اطلاع پا کر گھر والے پہنچے اور وہاں سے مجھے اٹھا کر لے گئے۔ نہ میں نے کوئی مزاحمت کی اور نہ کسی کو کرنے دی کہ فساد ہوگا۔ گھر لے جا کر مجھے اتنا مارا گیا کہ میں نیم بے ہوش ہوگیا۔ ہوش آنے پر میں نے گھر چھوڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا حالانکہ **3** دن پہلے ہی میری سرکاری نوکری کا آرڈر موصول ہوا تھا جس کے لئے میں نے سالوں محنت اور کوششیں کی تھیں۔ اب ایک طرف ذاتی مکان، ماں باپ اور روشن مستقبل اور دوسری طرف **ایمان** جیسی عظیم دولت! مگر میں نے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے ایمان کے تحفظ کی خاطر **21** مارچ **2007ء** کو اپنی مرضی سے گھر چھوڑ دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج میں ہند کے مختلف شہروں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر کر رہا ہوں اور گھر والوں کی سختی کے باعث رہ جانے والی تمام نمازیں بھی قضاء کر لی ہیں۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کبھی نماز میں **اِمامت** کی سعادت حاصل کرسکوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے چند سورتوں کو دُرُست مخارج کے ساتھ سیکھنے اور نماز کے مسائل یاد کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ **13** اپریل **2007ء** کو میری مراد بَر آئی اور مجھے ''جھانسی'' شہر میں فجر کی جماعت میں **امامت** کی سعادت حاصل ہوگئی۔ امیرِ اہلسنّت دامت

برکاتہم العالیہ کی بنائی ہوئی دعوتِ اسلامی پر میری جان قربان کہ اس نے کفر کی آغوش میں پلنے والے کو نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ اِمامت کے مصلّے پر لا کھڑا کیا۔ **میرے** والد اور بھائی مجھ سے ملاقات کے لئے آتے اور خونی رشتے کی وجہ سے آنسو بہاتے گھر واپس چلنے پر اصرار کرتے، انہیں روتا دیکھ کر میری بھی آنکھیں بھیگ جاتیں مگر میں نے انہیں صاف صاف بتا دیا کہ **میں مذہبِ اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا**۔ اب تو میں گھر والوں کے آنے پر قصداً نہیں ملتا کہ خدانخواستہ محبت کی آڑ میں شیطان ایمان خطرے میں نہ ڈال دے۔ **یہ** سب میرے **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم، **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عنایت اور میرے پیر و مُرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ ولایت کا فیض ہے۔

نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی

اِنہی اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دورانِ سفر ''قنّوج'' شہر کے محلّہ ''کاغزیانی'' میں جب علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کیلئے پہنچا تو وہاں کی ''پرانی مسجد'' کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا پایا، کوئی **تاش** کھیلنے میں تو کوئی **جوئے** میں مصروف تھا۔ میں نمازِ عصر کے بعد جب ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو ایک شخص انتہائی غصے کی حالت میں کھڑا ہو کر مجھے گندی گندی گالیاں دیتے

ہوئے ڈانٹنے لگا کہ کسی اور کو جا کر سمجھاؤ ہمیں سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے میں ایک بوڑھے شخص نے اس سے کہا: ''اس کی بات تو سنو کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟'' میں نے بھی اس گالیاں دینے والے شخص سے عرض کی: ''بھائی! گالیاں دے کر اور مجھے مار کر اگر آپ کو سکون ملتا ہے تو یہ سب بھی کر لو مگر پھر میری بات ضرور سن لینا۔'' اس پر وہ خاموش ہو گیا اور میں نے اسے نیکی کی دعوت پیش کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں سیکھے ہوئے نماز پڑھنے کے **فضائل** اور نہ پڑھنے سے متعلق **وعیدیں** سنائیں، جب محسوس ہوا کہ لوہا گرم ہو چکا ہے تو میں نے کہا ''جو باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ تو آپ کو مجھے بتانی چاہیئے کیوں کہ میں نے ابھی کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے، پھر میں نے مختصراً اپنے اسلام قبول کرنے اور اس دوران آنے والی آزمائشوں کے واقعات سنانا شروع کیئے تو وہاں موجود لوگ رونے لگے حتی کہ مجھے گالیاں بکنے والا شخص روتے ہوئے کہنے لگا، بس کرو ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔ اب یہ تمام ہمارے ساتھ مسجد میں چلنے کیلئے تیار تھے۔ **نمازِ عصر** میں ہم دو نمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں 3 صفیں بن گئیں۔ ایک بُزُرگ فرمانے لگے: ''میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا ہوں آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿4﴾ نسبت کی برکتیں

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان محمد احسان **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مرید بن گئے ۔ایک ولیِ کامل سے مرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذریعہ مَدَنی چہرہ بن گیااور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عمامے کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا۔انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن پاک ناظرہ ختم کرلیااور لوگوں کے پاس جاجا کر نیکی کی **دعوت** کی دُھومیں مچانے لگے۔ایک دن اچانک انہیں گلے میں دَرْد محسوس ہوا،علاج کروایا مگر "مَرض بڑھتا گیاجُوں جُوں دوا کی" کے مِصداق گلے کے مَرَض نے بَہت زیادہ شدّت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ المرگ ہوگئے۔

اسی حالت میں انہوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مطبوعہ **مَدَنی وصیت نامہ** کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کروا کر اپنے عَلاقے کے نگران کے سِپُرد کردیا اور پھر سَدا کیلئے آنکھیں مُوند لیں۔ وقتِ وفات ان کی عمر تقریبًا 35 سال ہوگی۔انہیں گلبہار کے قبرستان میں سِپُردِ خاک کردیا گیا۔حسبِ وصیت بعدِ غسل کفن میں چہرہ چُھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سینہ پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰــہ ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یاغوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یااِمام ابا حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یاامام اَحمد رَضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یاشیخ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے پیرومرشِد (یعنی امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی) کا نام لکھا گیا۔ دفن کرتے وقت دیوارِ قبر میں طاق بنا کر عَہد نامہ، نقشِ نعلین و دیگر تبرکات رکھے گئے۔ بعدِ دفن قبر پراذان بھی دی گئی اور کم وبیش بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماع ذکر ونعت جاری رکھا۔

خوشبودار قبر

وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل ٦ جمادی الآخرۃ ١٤١٨ھ (97-10-7) کا واقعہ ہے ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادِرِی رَضَوی کا جنازہ اسی قبرستان میں لایا گیا۔ کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطّاری علیہ رحمۃ الباری کی قَبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ منظر دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شِگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطّاری علیہ رحمۃ الباری سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے

لیٹے ہوئے ہیں۔ آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان **عطّاری** علیہ رحمۃ الباری کے کفن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زیارت کرتے رہے۔ (یہ واقعہ بھی کئی اخبارات میں شائع ہوا)

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے بارے میں غلط فَہمیوں کے شکار رہنے والے کچھ افراد بھی **دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے اس عظیم فضل و کرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے تحسین و آفرین پکار اٹھے اور دعوتِ اسلامی کے مُحِبّ بن گئے۔**

(ملخص از قبر کھل گئی، ص ۲۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾5﴿ تختۂ غسل پر مسکرا دئیے

مرحوم **عبدالغفار عطّاری** علیہِ رَحْمۃُ الباری حسین نوجوان تھے۔ آواز اچھی تھی، اِبتِداءً ماڈرن دوستوں کا ماحول ملا تھا۔ (جیسا کہ آجکل عام ماحول ہے اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے مَعْیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا)۔ گانے وغیرہ گاتے، موسیقی کا فن سیکھا، امریکا میں کَلَب میں ملازمت کرنے کیلئے بڑی بھاگ دوڑ بھی کی لیکن مقدر میں

''**دَرْدِ مدینہ**'' تھا۔ قسمت اچھی تھی، امریکہ میں نوکری ہی نہ مل سکی ورنہ آج شاید ہزاروں دلوں میں ان کی محبت وعقیدت کی شمع روشن نہ ہوتی۔ خوش قسمتی سے اِنتقال سے تقریباً سات سال قبل اسلامی بھائیوں کا مدنی ماحول مُیَسَّر آ گیا۔ شَیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہوکر سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل ہوگئے ''**عطّاری**'' **تو کیا ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **جینے کا انداز ہی بدل گیا۔ فلمی** گانوں کی جگہ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری نعتوں نے لے لی۔ کبھی اسٹیج پر آ کر مزاحیہ لطیفے سنا کر لوگوں کو ہنساتے تھے، اب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہِجْر و فِراق کے پُرسوز اشعار سنا کر عاشقوں کو رُلانے اور دیوانوں کو تڑپانے لگے۔ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے پاکیزہ مَدَنی ماحول اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسے ولیِ کامل کی صحبتِ بااثر نے ایک ماڈرن نوجوان کو پیارے رَسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیوانہ اور سَرتاپا سنتوں کا نمونہ بنا دیا۔ چہرے پر داڑھی مبارک سر پر زلفیں اور ہر وقت سنّت کے مطابق لباس اور سر عمامہ مبارکہ سے آراستہ رہنے لگا۔ نہ صرف خود سنتوں پر عَمَل کرتے بلکہ اپنے بیان کے ذریعے دوسروں کو بھی سنتوں پر عمل کی ترغیب دلاتے رہے۔ شَیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت**

دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ فرماتے ہیں کہ ''وہ ایک اچھے مبلِغ ، نعت گوشاعر تھے اور میرا حسنِ ظن ہے کہ وہ **عاشقِ رسول** اور بااخلاق وباکردار مسلمان تھے۔''

چند روز بسترِ علالت پر رہ کر **رَبِیْعُ الغوث شریف** کی چاندرات **۱۴۰۶ھ** شبِ ہفتہ بمطابق **14 دسمبر ۱۹۸۵ء** کو صرف ۲۲ سال اس بے وفا دنیا میں گزار کر بھرپور جوانی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ)

تبلیغ قرآن وسنت کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لگتا ہے وہ زندگی کی بازی جیت گئے، انہیں سنّتیں کام آگئیں، جن کی سنّتیں زندہ کرنے کی دھن تھی اُن **شفیق آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کرم ہوہی گیا۔

چنانچہ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں مرحوم کی تکفین وتدفین میں اوّل تا آخر شریک رہا۔ چند مبلِغینِ دعوتِ اسلامی مل جل کرنہایت ہی احتیاط کے ساتھ مرحوم کو غسل دے رہے تھے اور میں انہیں غسل کی سنتیں بتا رہا تھا۔ جب دورانِ غسل مرحوم کو بٹھایا گیا تو **چہرے پر اس طرح مُسکراہٹ پھیل گئی، جس طرح وہ اپنی زندگی میں مُسکرایا کرتے تھے۔ میں** اس وقت مرحوم کی پشت پر تھا، جتنے اسلامی بھائی چہرے کی طرف تھے ان سب نے یہ منظر دیکھا۔ کفن پہنانے کے بعد چہرہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور آخری دیدار کیلئے لوگ آنے

شروع ہوئے، ہم مل کر نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ **بعض** دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مرحوم کے ہونٹ بھی جُنبِش کررہے تھے۔ گویا نعت شریف پڑھ رہے ہیں۔''

حسبِ وصیت **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جنازہ مبارَکہ کا جُلوس بَہُت بڑا تھا اور سماں بھی قابلِ دِید تھا۔ ذِکرو دُرُود اور نعت و سلام سے فضا گونج رہی تھی۔

عاشِق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
مَحبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر اشکبار آنکھوں کے ساتھ مرحوم کو سِپُردِ خاک کردیا گیا۔ **بعدِ** تدفین عزیز و اقارِب رخصت ہوگئے۔ مگر اب بھی روحانی رشتہ دار یعنی اسلامی بھائی کثیر تعداد میں کافی دیر تک قَبْر پر موجود رہے اور نعت خوانی ہوتی رہی۔

مرحوم کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دامن میں چُھپالیا

مرحوم کے سوئم کے سلسلے میں **شہید مسجد** کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں عشاء کے بعد اسلامی بھائیوں نے قراٰن خوانی اور اجتماعِ ذکرو نعت کا انعقاد کیا۔ اجتماع کثیر تھا اس لئے مسجد کے باہَر ہی اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ **مولانا حَسَن رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی لکھی ہوئی نعت شریف کے اس شعر کی دیر تک تکرار ہوتی رہی۔

بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوا ہوگا کسے؟
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

حاضرین پر ایک ذوق کی کیفیت طاری تھی۔**امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ فرماتے ہیں: ''ایک خوش نصیب اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ اس دوران مجھ پر غنُودگی طاری ہوگئی آنکھ بند ہوئی اور دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ **سرکارِمدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی چادر مبارکہ پھیلائے ہوئے اجتماعِ ذکرونعت میں جلوہ افروز ہیں اور خوش نصیبوں کو بلا بلا کر چادر مبارَکہ میں چُھپارہے ہیں۔ اتنے میں مرحوم **عبدالغفار عطّاری** علیہِ رَحْمۃُ الباری بھی سنت کے مطابق سفید مدنی لباس میں عِمامہ سر پر سجائے نمودار ہوئے تو **سرکارِمدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مرحوم کو بھی دامنِ رَحمت میں چُھپالیا۔''

ڈھونڈا ہی کریں صَدْرِ قِیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چُھپا ہو
دیکھا انہیں مَحشر میں تو رَحمت نے پُکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح لاکھوں مسلمان آج گناہوں سے تائب ہوکر نہ صرف نمازی بلکہ کئی نماز پڑھانے اور سکھانے والے بن گئے۔ اور یہ برکتیں صرف پاکستان تک محدود نہیں رہیں بلکہ دیگر ممالک سے بھی مسلمانوں کی اصلاح کی بہاروں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے کی بھی روح پرور مَدَنی بہاریں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان بہاروں کا مطالعہ کرنے کے لئے **''دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں''** نامی کتاب اور مَدَنی بہاروں پر مشتمل دیگر رسائل مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

عظیم دینی خدمات

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کے منفرد اور تاریخی کام کا منہ بولتا ثُبُوت یہ ہے کہ اُمّتِ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو جن جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہوگئے اور آج **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ ! ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہوچکا ہے مَثَلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے **''خدامُ المساجد''**، حفظ وناظرہ کے لئے **''مدرَسۃ المدینہ''** بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے، **''مدرَسۃُ المدینہ برائے بالِغان''**، فتاوٰی کے لئے **''دارُالِافتاء''**،

علما کی تیاری کے لئے ''**جامعۃُ المدینہ**''، تربیتِ اِفتاء کے لئے ''**تَخَصُّص فِی الفِقہ**'' اور اُمّت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے ''**مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ**'' پیغامِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو عام کرنے اور اصلاحی کتب کی فراہمی کے لئے ''**مجلسِ اَلْمَدینۃُ العِلْمِیّۃ**''، تصانیف وتالیفات کو شرعی اَغلاط سے مَحفوظ رکھنے کے لئے ''**مجلسِ تفتیشِ کتب و رَسائل**''، روحانی علاج کے لئے ''**مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ**''، اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے ''**ہفتہ وار اجتماعات و دیگر مَدَنی کام**''، مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے ''**مَدَنی انعامات کا تحفہ**'' اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں ''**مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار اجتماعات**'' کا مَدَنی جال بچھایا جاچکا ہے، ''**گونگے بہرے، نابینا اسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح**'' کے لئے مجالس قائم کردیں، ''**مختلف سطح کی مشاورتوں کا قِیام**'' اور اس طرح سنتوں کی خدمت کے 35 سے زائد شعبوں کو قائم فرمانے کے بعد سارا نظام ''**مرکزی مجلسِ شوریٰ**'' کے سِپُرد کرکے ان کی کارکردگی پر نظر رکھتے ہیں اور ضَرورتاً اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازتے ہیں۔

اِس کے عِلاوہ اپنے **بیانات و مَدَنی مذاکروں** کی کیسٹیں اور **تحریری رَسائل وکتب** عطا کر کے بھی مسلمانانِ عالَم کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی بھرپور سعی فرماتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا اپنی انفرادی عبادات کو قائم رکھنا جس میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، حَرَمین طیبین کی مَحبت ،نوافل مَثَلاً تہجد، اشراق وچاشت و اوّابین کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سال کا اکثر حصہ روزے رکھنے میں استقامت، تلاوتِ قرآن، سنتوں اور مستحبات پر عَمَل **مُبْتَلائے حیرت** کیے دیتا ہے۔

ہیں شَرِیْعَت اور طریقت کی حسیں تصویر جو
زُہد وتقویٰ کے نظارے حضرتِ عطّار ہیں

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی عظیم دینی خدمات کی دُھوم نہ صرف برصغیر پاک وہند میں ہے **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ بلکہ اس کا شُہرہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کی صورت میں (تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش 66 مُمالک میں سُنائی دے رہا ہے۔ **یہ** عظیم الشان خدمات بلا شُبہ اس تحریک کے بانی وامیر حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطارقادِری** رَضَوی

دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالِیہ کے لئے **ثوابِ جاریہ** کا ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ شرفِ ملت، اُستاذُ الْعُلَما حضرت علامہ مولانا **محمد عبدالحکیم شرف قادری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: ''حدیث شریف میں ہے: **مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ بَعْدَ مَا اُمِیْتَتْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ** یعنی: جس شخص نے ہماری ایسی سنّت کو رائج کیا جسے ترک کردیا گیا ہو اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیرِ دعوتِ اسلامی، حضرت مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین کو **کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا؟ جن کی مساعیٔ جمیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکارِ دوعالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **کی سنّتوں پر عمل پیرا ہوگئے۔**

اِس کامیابی میں جہاں حضرت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دَخْل ہے وہاں **فیضانِ سنّت** کا بھی بڑا عمل دخل ہے، **فیضانِ سنّت** فقیر کے اندازے کے مطابق **پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔**'' (تقریظ بر فیضانِ سنّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **بلند پایہ مقام اور عظمت کا اندازہ امامِ اہلسنّت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس **مبارک فتویٰ** سے لگایا جاسکتا ہے۔(جو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس سُنی حنفی شخص کے بارے میں دیا جس کی خدماتِ دین امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دینی خدمات سے مماثلت رکھتی تھیں۔)

امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن کا مُبارَک فتویٰ

امامِ اہلسنّت مجدِ دِ دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **ایک سُنی حَنَفی شخص کے بارے میں** کچھ اس طرح سوال ہوا کہ ہم ایسے شخص سے **عقیدت** رکھیں یا نہیں؟ جس کے بیانات کے اثر سے شرک و بدعات وغیرہ **کافور** ہوتی چلی جاتی ہیں، اور ہزار ہا مسلمان، جو ضروری شَعائرِ اسلام اور نماز روزوں کے مسائل سے بھی واقفیت نہ رکھتے تھے وہ **خود** یعنی نماز کے مسائل سکھانے کیلئے **درس و بیان کرنے والے** اور **ائمہ مساجد** ہوگئے، اور یہ شخص مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر دشمنانِ دین کے مقابلے میں **علی الاعلان جہادِ لسانی** (یعنی زبانی جہاد) کرتا ہے، اگر ایسے شخص کو مسلمان، عالمِ **باعمل** اور انبیاء علیہم السلام کا **وارِث** سمجھتے ہوئے کچھ نقد وغیرہ بلا اس کی طمع (یعنی بغیر خواہش) اور درخواست کے **تعظیماً** اُس کی نذر کریں اور اہلِ اسلام ایسے شخص کو **مُعتَقَد علیہ** (یعنی جس شخص سے عقیدت رکھی

جائے) تصوّر کریں یا نہیں؟ اور اس نذر اور تحفہ کے بدلے اجرِ عظیم پائیں گے یا نہیں؟

اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العزت **فتاویٰ رَضَویہ** جلد **19** کے صفحہ **433** پر لکھتے ہیں[1]: **اگر فی الواقع وہ شخص علمائے اہلسنّت و جماعت** اَیَّدَھُمُ اللّٰہ تعالٰی سے ہے اور جو باتیں حقیقۃً شرک ہیں اُنہی کے معتقد (یعنی اعتقاد رکھنے والے) کو مشرِک کہتا ہے اور اَحکامِ مشرِکین میں داخل کرتا ہے اور جونَو پیدا (یعنی نئی) باتیں مخالفِ شریعت ومُزاحمِ سنّت (یعنی سنت کو روکنے والی) ایجاد کی گئیں انہیں کو بدعتِ شَرعیہ ومَذْمومہ وشَنِیْعَہ جانتا اور ان سے نَہی وتَحذیر (یعنی منع کرتا، ڈر سُناتا) ہے، اور شَعائرِ اسلام (مثلاً مساجد، اذان، حج وغیرہ) اور نَماز صلوٰۃ وصِیام (یعنی نماز وروزہ) وغیرہا کے اَحکام صحیح صحیح سکھاتا اور بارعایتِ شرائط وقواعد احتساب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی باندازِ اَحسن نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا) بجالاتا ہے، اور وَعْظ میں روایاتِ باطلہ، وخُرافاتِ مُختَرَعہ (یعنی من گڑھت بکواسات) و بیاناتِ مُشیرۂ اَوہام (یعنی ایسی باتیں جو وہم پر مبنی ہوں) ومفسِدۂ خیالاتِ عوام (یعنی عام لوگوں میں پائے جانے والے غلط خیالات) سے احتراز رکھتا (یعنی بچتا) اور علمِ کافی وفَہمِ صافی (یعنی واضح سمجھ) کے ساتھ ہدایت وارشاد میں ٹھیک مِعیارِ شرع پر چلتا ہے، تو

---

[1]: اس فتویٰ میں جہاں الفاظ مشکل محسوس ہوئے سَلاسَت ورَوانی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کے معنی درج کردیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔۔۔علمیہ

اسے **نہ صرف عالم بلکہ اس زمانہ میں اراکینِ دین وسنّت** (یعنی دین وسنّت کے ستون) **وخُلَفائے رِسالت** عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّحِیَّۃِ (یعنی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ''خلیفہ'' و ''نائب'') اور **اَولیائے جنابِ** اَحدیّت آلاءِ جلّت (یعنی اللہ جل جلالہ کے اولیاءِ کاملین اور اعلیٰ نعمتوں میں سے) **سمجھنا چاہئے** اور اس کی جو خدمت ہو سکے صلاح وفلاحِ دارین ورِضائے رَبُّ الْمَشْرِقین وخوشنودیِٔ سیدُ الکونین ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ (وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہ وَ تَعالٰی اَعْلَم)

(ماخوذ از فتاویٰ رَضَویہ شریف، ج۱۹، ص۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت علیہ رَحمۃ رَبِّ العزت کا یہ مبارک فتویٰ فی زمانہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ **اور ہر وہ سنّی عالم ومُبلِّغ جو اس مُبارَک فتویٰ کے مطابق سنّتوں کی دُھومیں مچاتے ہیں اُن کی ذاتِ مقدسہ کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ رب العزت نے ایک علاقے یا شہر میں مَدَنی کام کیلئے کوشش فرمانے والے عالِمِ اَہلسنّت کیلئے فرمایا کہ انہیں نہ صرف عالم بلکہ اس زمانہ میں **دین وسنّت کا سُتون**، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا **خلیفہ ونائب** اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **کامل اولیاء** میں سے جاننا چاہیے، تو جس ہستی کو دُنیا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے نام سے پُکارتی ہو، جن کے **تقویٰ**،

پرہیزگاری اور **دینی خدمات** کی دُھوم دنیا کے کونے کونے میں مچ رہی ہو۔ جن کے سنتوں بھرے **بیانات** و پُرتاثیر **تصنیفات و تالیفات** کی بَرَکتوں سے **لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہو**۔ اُن کے مقام و مرتبے کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟ **اَہلسنّت** کے ایک مشہور مفتی و شیخ الحدیث حضرتِ علاّمہ مولانا **منظور احمد فیضی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تحریر ملاحظہ ہو:

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے سلام ارشاد فرمایا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک شخص نے روضۂ مصطفٰی صلی اللہ
تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی اپنی طرف سے سلام پیش کیا پھر
امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
کی طرف سے سلام پیش کیا تو زندہ نبی جانِ جہاں نبی جانِ
جہان نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا بھی وعلیکم السلام کہنا
الحمد للہ علی ذالک یہ عالم بیداری کی بات ہے۔ اور حضرت مصطفٰی رکھ یا ہے
صاحب بہت ہیں۔ اللّٰھم زد فزد و ادم و بارک فیہ

والسلام راقم الفقیر محمد منظور احمد فیضی عفی عنہ وغفر لہٗ
خادم الحدیث بجامعۃ المدینۃ کراچی
۲۹ ربیع النور شریف ۱۴۲۵ھ

(**10 رَمَضَانُ الْمُبارَک** (۱۴۲۷ھ 2006) بروز بدھ دو پہر کم وبیش 1:00 بجے اَحمد پور شرقیہ (پنجاب) میں علاّمہ **فیضی** صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادگان سے جب **مذکورہ** واقعہ سے متعلق بات ہوئی تو انہوں نے اس کی تصدیق **مع دستخط** اس طرح فرمائی کہ **یہ ایمان افروز واقعہ خود ہمارے والد بزرگوار** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا ہی ہے**۔ نجی محفلوں میں بارہا وہ اپنے حوالے سے سنایا کرتے ورنہ اکثر عاجزی فرماتے ہوئے اپنے نام کے اظہار کے بجائے ''ایک شخص'' کہہ کر خود کو چھپاتے ۔ والد بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے اگر کوئی **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کے خلاف لَب کُشائی کی کوشش کرتا تو بَرمَلا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلال کی کیفیت میں فرماتے ، خاموش رہو! میں نے **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ **کو سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم **کی بارگاہ میں بہت اچھی حالت میں دیکھا ہے۔ان کا بارگاہ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم **میں کتنا بڑا مقام ہے یہ مجھے معلوم ہے،تم لوگ نہیں جانتے۔**)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا پیغام عطّار دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے نام

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے گارڈن ویسٹ کے مقیم 37 سالہ اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ ۱۴۱۸ھ، 1996ء میں مجھے والِدۂ محترمہ کے ساتھ حجِ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ بروز جمعرات بعدِ نمازِ عصر مسجدِ نبوی شریف کے اندر **بارگاہِ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں قدَمین

شریفَین کی طرف حاضر ہو کر سر جھکائے **دُرُود وسلام** کے نذرانے پیش کر رہا تھا کہ یکا یک میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا، میں نے **عَین جاگتی حالت** میں دیکھا کہ میرے پیارے پیارے، جان سے بھی پیارے آقا، ہم بے کسوں کے مددگار، باِذنِ پروردگار، **دو عالم کے مالک و مختار** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے۔ الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے۔ **"میرے عطّار**[1] **اس بار مدینے کیوں نہیں آئے! انہیں میرا سلام کہنا اور کہنا وہ مدینے آئیں چاہے کچھ لمحات کیلئے ہی آئیں"** میں نے بے ساختہ بڑھ کر دَست بوسی کی سعادت حاصل کی، دیکھتے ہی دیکھتے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے گئے۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ **پیغام وسلام** جب بابُ المدینہ (کراچی) میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ تک پہنچا تو آپ بے قرار ہو گئے اور سفر کی تیاری شروع فرما دی۔

ے اپنا جانا اور ہے، اُن کا بلانا اور ہے

[1]: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا تخلص **"عطّار"** ہے۔

جب بُلایا آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے خود ہی انتظام ہو گئے

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے پاکستان سے حج کا **VISA** حاصل کرنے میں ناکامی پَر ایک اسلامی بھائی کو ساتھ ملایا اور دونوں **VISIT VISA** پَر عَرَب اَمارات پہنچے۔ اُدھر بتایا گیا کہ غیر ملکیوں کو **VISIT VISA** پَر حج کا ویزا نہیں ملتا۔ فوراً ویزا ملنا ایک مشکل اَمر تھا مگر **بارگاہ رسالت** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے اس پیغام پر **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا یقین مرحبا! احرام میں بال نہ جھڑیں اس لئے آپ نے ''حلق'' کروالیا یعنی سر مُنڈ والیا، اِجتماعِ ذِکر و نعت کی ترکیب بھی بنی۔ اس بِشارتِ عُظمٰی کی دُھوم مچی ہوئی تھی۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم میں اِستِغاثہ پیش کیا کہ آپ کے پیغام کی بَجا آوری میں حاضِری کی تیّاریاں مکمّل کرلی ہیں۔ **اب میری لاج آپ ہی کے ہاتھ ہے۔** آخر کار آپ کو حج کا ویزا مل گیا مگر دوسرے اسلامی بھائی کو نہ مل سکا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ آپ خشکی کے راستے **(BY ROAD)** سفرِ مدینہ پر روانہ ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی مُحَمَّد

سوانحِ حیات کی ضَرورت واَفادیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کی کتابِ حیات کے ہر صفحہ میں ہمارے لئے **رَہنمائی** کے نِکات ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے شام وسَحر اپنے **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا** پانے کی کوشش میں گزرتے ہیں۔ جنت کی **نعمتیں**، عقبٰی کی **مسرتیں** اور بالخُصوص **خالقِ حقیقی** عَزَّوَجَلَّ کے **دیدار** کی لذتیں ان کے پیشِ نظر ہوتی ہیں۔ یہی وہ نُفوسِ قُدسیہ ہیں جن کے ذکر سے دِلوں کو **فرحت**، رُوحوں کو **مُسرت** اور فِکر ونَظَر کو **جَودَت** (یعنی تیزی) ملتی ہے اور ذکر کرنے والے پر رَحمت نازل ہوتی ہے۔ حضرت **سُفیان بن عُیَینہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''**عِندَ ذِکرِ الصّالِحِینَ تَنزِلُ الرَّحمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان ولیوں کے نقشِ قدم پر چل کر ہم بھی دُنیا وآخرت کی ڈھیروں **بھلائیاں** پاسکتے ہیں۔ **غالبًا** اسی مقدس جذبے کے تحت مؤلفین ومؤرخین نے ان بزرگوں کے **حالاتِ زندگی** قلمبند کئے ہیں۔ مگر چند ایک مثالوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو ہم اپنے **اَکابرین** کی حیات وخدمات کو اس کی ظاہری زندگی میں محفوظ کرنے میں ناکام رہے، وہ **جلیل القدر** ہستیاں جن کے شام وسحر ہمارے

سامنے گزرتے ہیں، اُن کے بہت سے **اَہم واقعات** ہماری نگاہوں کے سامنے پیش آتے ہیں جن میں دوسروں کے لئے **نصیحت وعبرت** کے متعدد مَدَنی پھول ہوتے ہیں مگر ہم انہیں اپنی یادداشت کی حد تک محدود رکھتے ہیں دوسروں تک پہنچانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ پھر جب کوئی عظیم شخصیت دُنیا سے رخصت ہوجاتی ہے تو اچھا خاصا عرصہ گزرنے کے بعد جب ان کے بارے میں براہِ راست جاننے اور بتانے والے بھی قبر میں جاچُکتے ہیں تو ہم اُن کی **حیات وخدمات** کو الفاظ کے روپ میں زیبِ قرطاس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس میں نقصان یہ ہوتا ہے کہ اُن کی **سیرت** کے بہت سے پہلو تشنہ کام رہ جاتے ہیں کیونکہ جانے والے اپنے ساتھ بہت کچھ لے جاتے ہیں۔ اُس وقت سوانحِ حیات لکھنے والا قلمکار بے چارہ کیا کرے گا؟ جن موضوعات پر مواد ہی نہ ہو اُن پر کیا لکھے گا؟ اپنی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے کتنے نئے مضامین پیدا کرے گا؟ اُس عظیم شخصیت کی عظمتوں کو صحیفۂ قرطاس پر کیونکر منتقل کرے گا؟ **اعلیٰ حضرت** مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے دوسرے سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: **اِس قسم** کے وقائع (یعنی واقعات) بہت تھے کہ یاد نہیں۔ اگر اسی وقت مُنْضَبَط کر (یعنی لکھ) لیے جاتے محفوظ رہتے مگر اس کا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو احساس بھی نہ تھا۔ (ملفوظات، حصہ دُوُم)

تذکرۂ امیرِ اھلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ)

ان سب باتوں کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ ظاہری ہی میں ان کے زندگی کے گوشے کتابی شکل میں محفوظ کر لئے جائیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اب تک زندگی کی **57 بہاریں** دیکھ چکے ہیں، سوچئے تو سہی کہ ایک ایسی ہستی جو بچپن سے لے کر اب تک **جہدِ مسلسل** میں ہو، سنّتوں کی خدمت میں کئی دہائیوں سے **فعال** ہو اور ایسی **متحرک** کہ آپریشن میں کچھ تاخیر ہوئی تو وہ تحریری کام میں مصروف ہو جائے، جو ہمہ وقت مَدَنی کاموں میں **مصروف** رہنے کے جذبے کا اظہار یوں کرے کہ ''میرا بس چلتا تو میں نیند بھی نہ کرتا کہ ابھی اتنا کام باقی ہے''، جس نے **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں ہزاروں میل کا **سفر** کیا ہو، شہر شہر، گاؤں گاؤں جس نے **مَدَنی دورے** کئے ہوں، اس دوران **جتنی** مساجد میں اُس نے نمازیں پڑھی ہوں شاید ہی کسی نے پڑھی ہوں، جس نے **ہزاروں اجتماعات** میں لاکھوں لوگوں کے سامنے بیانات کئے ہوں، جس کے بیانات ومَدَنی مذاکرات کی **لاکھوں** کیسٹیں اور وی سی ڈیز دنیا بھر میں فروخت ہوتی ہوں، جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے **لاکھوں کا ہجوم** بے قابو ہو جائے، جس سے چند لمحے کی **ملاقات** کے لئے عقیدت مند گھنٹوں قطار میں

کھڑے رہتے ہوں، وہ کتاب جو مارکیٹ میں چندروپے میں مل سکتی ہو مگر اس کے ہاتھ میں آئے تو **تبرک** کے طلب گار اُسی کتاب کے **12 لاکھ** دینے پر بھی تیار ہوجائیں مگر وہ ایسا **قناعت پسند** کہ اپنی تحریروں یا بیانات کے کیسٹ اور وی سی ڈی کے عوض پھوٹی کوڑی بھی **اپنی ذات کے لئے لینے کے لئے تیار نہ ہو،** جس کی سعیٔ پیہم سے دُنیا بھر میں **کروڑوں مسلمانوں کوتوبہ کی سعادت ملی** اور صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر چلنا نصیب ہوا ہو، جس کی براہِ راست اور بالواسطہ کوششوں سے سینکڑوں **مساجد** کی تعمیر ہوچکی ہو، جس کی نگاہِ فیض سے ہزاروں **مدارِس المدینہ** اور **100** سے زائد **جامعۃ المدینہ** قائم ہوئے ہوں اور وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے ہزاروں **حُفّاظ** اس کے دستِ شفقت سے سند اور سینکڑوں **عُلَما** اس کے ہاتھ دستار بندی کا شرف پاچکے ہوں، کئی عُلَما **مُفتی** بننے کی سعادت پاچکے ہوں، جس کی ذات سے سینکڑوں **کرامتوں** کا صُدور ہوا ہو، جس کی **دُعا** کی بَرَکتیں پانے والے ہزاروں میں ہوں، جس کے **رُوحانی علاج** سے مستفید ہونے والے لاکھوں میں ہوں، جس کی **انفرادی کوشش** نے ہزاروں کی تقدیر بدل دی ہو، جس کے تقوٰی وپرہیزگاری، مسلمانوں کی خیرخواہی، عاجزی، ملنساری، صبر، تحمل، بُردباری الغرض **حُسنِ اخلاق** کے ہر ہر شعبے کی ہزاروں **ایمان افروز حکایات** جس کے

دامن سے جڑی ہوئی ہوں۔ ایسی عظیم شخصیت کے بکھرے ہوئے **حالاتِ زندگی** کو **یکجا کرنے کی کتنی ضرورت ہے؟** موجودہ اور آئندہ نسلوں کو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی عظمتوں سے رُوشناس کرانا **یقیناً ہماری تاریخی ذمّہ داری ہے۔**

شعبہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ (المدینۃ العلمیۃ)

بہت ضَروری تھا کہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ جیسی عظیم الشان شخصیت کی عکاسی کرنے کے لئے ایسا ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت** (دامت برکاتہم العالیہ)'' تیار کیا جائے جو سُنی سُنائی باتوں اور غیر مستند یا کمزور روایتوں کا ملغوبہ (یعنی مرکّب) نہ ہو بلکہ اس میں امانت و دیانت کے ساتھ یقین کی حد تک **سچی بات** نقل کی جائے۔ جہاں تک ہو سکے روایت کرنے والے سے ذاتی طور پر ملاقات یا رابطہ کر کے **تصدیق** کر لی جائے، غیر شرعی مبالغہ آرائی سے بچا جائے اس میں جو **حکایات** شامل کی جائیں انہیں محض نگاہِ عقیدت سے نہیں بلکہ نظرِ حقیقت سے بھی دیکھا جائے تا کہ اِن حکایات کو عقیدت کی **کرشمہ سازیاں** اور ارادت کی دیوانگیاں قرار نہ دیا جا سکے۔ اس میں درج معلومات ایسی مستند ہوں کہ تاریخ میں اِسے **ماخذِ اوّل** کی حیثیت حاصل ہو۔

اسی اہم تاریخی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کی مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ** کے **شعبہ امیرِ اہلسنّت** کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امّت کی اصلاح

وخیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت اس شعبے نے **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی حیاتِ مبارَکہ کے روشن ابواب، مَثَلاً آپ کی زندگی کے **ابتدائی حالات**، روز مرہ کے **معمولات**، آپ کی **عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات** کے واقعات کے ساتھ آپ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **برکات و کرامات** اور آپ کی **تصنیفات، مکتوبات، بیانات وملفوظات** کے **فُیوضات** کومختصر رسائل کی صورت میں شائع کرنے کا قصد کیا ہے تاکہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی بھی انہیں باآسانی حاصل کرکے مستفیض ہوسکیں۔ان میں سے کچھ رسائل شائع ہوبھی چکے ہیں۔وقتِ مناسب پر اِن تمام رسائل کوایک **مجموعے** کی شکل میں بھی شائع کیا جائے۔**ان** رسائل میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہم العالیہ جیسی عظیم وفہیم شخصیت کی عالمی سطح کی دینی خدمات اورآپکی سیرت وعادات مبارَکہ سے متعلق مستند ذرائع سے حاصل کردہ معلومات مہیا کرنے کے ساتھ قارِئین کی دلچسپی کے پیشِ نظر ایمان افروز سچی **حکایات** بھی شامل کی جائیں گی۔**ان** رسائل میں شامل آیات کے تراجم امامِ اَہلسنّت، عظیم المرتبت، الشاہ **مولانا احمد رضاخان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن **کَنزُ الایمان شریف** سے لئے جائیں گےاوراَحادیثِ مبارَکہ کے مکمل **حوالہ جات**، کتاب کا نام، جلدوصفحہ نمبر کے ساتھ دینے کی کوشش

ہےاور مشکل الفاظ پر **تلفّظ** کی دُرُستی کیلئے اِعراب لگانے کی کوشش بھی رہے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی عظیم المرتبت شخصیت دوسری طرف ہماری کم مائیگی، مگر حسنِ عقیدت اوراحساسِ ذمہ داری نے حوصلہ بڑھایا اور''**تذکرۂ امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ'' کا **پہلا حصہ** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔**اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حصہ دُوُم میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی مبارَک زندگی کے''**اِبتدائی حالات اور بچپن و جوانی**'' کے ایمان افروز واقعات پیش کیے جائیں گے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں قبلہ شَیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے زیرِ سایہ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اوردعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتُہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ** (دعوتِ اسلامی)

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فَیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمائیے'' **محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، ''شعبہ امیرِ اَہلسنّت** (دَامَتْ بَرَکاتُہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**''۔

نام مع ولدیت: ____________________ **عُمر** ___ **کِن سے مرید یا طالب ہیں** ______ **خط ملنے کا پتا** ______________________

فون نمبر (بمع کوڈ): __________ **ای میل ایڈریس** ______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: __________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:** __________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______ **مُنْدَرِجہ** بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے ''**ایمان افروز واقعات**'' مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرمادیجئے**۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیرخواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے **مُستَفِید** ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہوجایئے۔ **اِن شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ** (کراچی) **"مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ"** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی **سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبرشمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔